صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 23 جنوری 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 23 جنوری 2016ء 12 ربیع الثانی 1437 ہجری 23 صلح 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 20

سب کچھ تری عطا ہے

آنحضرت ﷺ کی رضاعت مستقل طور پر حلیمہ کے سپرد ہوئی جو قوم ہوازن کے قبیلہ بنی سعد کی ایک خاتون تھی اور دوسری عورتوں کے ساتھ مل کر مکہ میں دایہ کے طور پر کسی بچے کی تلاش میں آئی تھی۔ایک یتیم بچے کو اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے حلیمہ ابتداءً خوش نہ تھی، کیونکہ اس کی خواہش تھی کہ کوئی زندہ باپ والا بچہ ملے جہاں زیادہ انعام واکرام کی اُمید ہوسکتی تھی۔چنانچہ شروع میں اُس نے آنحضرت ﷺ کو اپنے ساتھ لے جانے سے تامل کیا مگر جب کوئی اور بچہ نہ ملا اور اس کے ساتھ کی سب عورتوں کو بچے مل چکے تھے تو وہ خالی ہاتھ جانے سے بہتر سمجھ کر آپؐ کو اپنے ساتھ لے گئی۔لیکن جلد ہی حلیمہ کو معلوم ہو گیا کہ جو بچہ وہ اپنے ساتھ لائی ہے۔اس کا ستارہ بہت بلند ہے۔چنانچہ اُس کی اپنی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے آنے سے پہلے ہم پر بہت تنگی کا وقت تھا، مگر آپ کے آنے کے ساتھ یہ تنگی فراخی میں بدل گئی۔اور ہماری ہر چیز میں برکت نظر آنے لگی۔

اخلاق عالیہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ابراہیم بن محمد جو حضرت علیؓ کی اولاد میں سے ہیں بیان کرتے ہیں رسول کریم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی دل تھے اور سب لوگوں سے زیادہ سچ بولنے والے تھے اور سب سے زیادہ نرم طبیعت تھے اور معاشرت میں سب سے زیادہ باوقار تھے۔جو آپؐ کو کسی تعارف کے بغیر دیکھتا مرعوب ہو جاتا اور جان پہچان کے بعد آپؐ سے ملتا تو آپؐ سے محبت کرنے لگتا۔آپؐ کی تعریف کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپؐ سے پہلے نہ آپؐ کے بعد کسی کو آپؐ جیسا دیکھا۔

سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول کریمؐ کے پاس لے گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی اور پھر وضو فرمایا تو میں نے آپؐ کے وضو سے بچا ہوا پانی پیا اور آپؐ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو میں نے آپؐ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو چکور کے انڈے کی طرح تھی۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ وضو کرنے اور کنگھی کرنے میں دائیں طرف سے شروع کرتے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے بالوں میں سفیدی در آئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا سورۃ ھود، الواقعہ، المرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشّمس کورت نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔

عثمان بن موھب سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت ابو ہریرہؓ سے سوال ہوا کہ کیا رسولؐ اللہ نے خضاب لگایا؟ انہوں نے کہا ہاں۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اثمد (سرمہ) لگایا کرو کیونکہ یہ بصارت کو جلا بخشتا ہے، بال اگاتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ جب کوئی نیا لباس زیب تن فرماتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ یا قمیص یا چادر پھر دعا کرتے کہ اے اللہ! تو ہی تمام تعریف کا مستحق ہے کیونکہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا۔میں تجھ سے اس کی خیر چاہتا ہوں اور وہ خیر جس کیلئے یہ بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اس شر سے بھی جس کیلئے یہ بنایا گیا ہے۔

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا سفید لباس پہنا کرو۔کیونکہ یہ زیادہ پاک وصاف ہوتا ہے اور اس میں اپنے مردوں کو کفنایا کرو۔

ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دو سیاہ رنگ کے سادہ موزوں کا تحفہ پیش کیا۔آپؐ نے انہیں پہنا پھر وضو کیا اور ان پر مسح فرمایا۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بائیں ہاتھ سے کھانے اور ایک جوتے میں چلنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں سے شروع کرے جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے۔پس پہنتے وقت دایاں پہلے ہونا چاہئے اور اتارتے وقت دایاں بعد میں ہونا چاہئے۔

(منقول از شمائل الترمذی)

عاملہ مجلس انصاراللہ یوکے

مجلس انصاراللہ یوکے کے صدر اور نائب صدر صف دوم برائے 2016-2017ء کا انتخاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت 20 دسمبر 2015ء کو محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن کی صدارت میں منعقد ہوا۔انتخاب کی رپورٹ پیش ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن کی بطور صدر اور مکرم فہیم احمد انور صاحب کی بطور نائب صدر صف دوم اور سال 2016ء کیلئے درج ذیل اراکین خصوصی اور مجلس عاملہ انصاراللہ یو۔کے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

اراکین خصوصی

1۔مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب
2۔مکرم سر افتخار احمد ایاز صاحب
3۔مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب
4۔مکرم عبدالرشید مرزا صاحب

اراکین عاملہ

صدر: خاکسار ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن
نائب صدر اول: مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب
نائب صدر صف دوم: مکرم فہیم احمد انور صاحب
نائب صدر: مکرم خالد محمود صاحب
نائب صدر: مکرم منصور احمد ساقی صاحب
نائب صدر: مکرم چوہدری رفیق احمد جاوید صاحب

باقی صفحہ 7 پر

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 24 جنوری 2016ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ضرورتمند احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

جناب احمد فراز کے چند منتخب اشعار

نئے سفر میں ابھی ایک نقص باقی ہے
جو شخص ساتھ نہیں اس کا عکس باقی ہے

نہ یہ کہ وہ چلے تو کہکشاں سی رہگزر لگے
مگر وہ ساتھ ہو تو پھر بھلا بھلا سفر لگے

آنکھوں میں ستارے تو کئی شام سے اترے
پر دل کی اداسی نہ در و بام سے اترے

تم اپنی شمع تمنا کو رو رہے ہو فراؔز
ان آندھیوں میں پیارے چراغ سب کے گئے

رنجش ہی سہی دل ہی دُکھانے کے لئے آ
آ! پھر سے مجھے چھوڑ کے جانے کے لئے آ

اب کے ہم بچھڑے تو شاید کبھی خوابوں میں ملیں
جس طرح سُوکھے ہوئے پُھول کتابوں میں ملیں

اب تو ہمیں بھی ترک مراسم کا غم نہیں
پر دل یہ چاہتا ہے کہ آغاز تو کرے

اور فراؔز چاہئیں کتنی محبتیں تجھے
ماؤں نے تیرے نام پر بچوں کا نام رکھ لیا

سلسلے توڑ گیا وہ سبھی جاتے جاتے
ورنہ اتنے تو مراسم تھے کہ آتے جاتے

اب غزل کوئی اترتی ہے تو نوحے کی طرح
شاعری ہو گئی اب مرثیہ خوانی لوگو

اب ترے ذکر پہ ہم بات بدل دیتے ہیں
کتنی رغبت تھی ترے نام سے پہلے پہلے

عشق کیسا کہاں کا عہد فراؔز
گھر بسائے ہوئے ہیں ہم دونوں

فراؔز بھول بھی جا سانحے محبت کے
ہتھیلیوں پہ نہ ان آبلوں کو پال کے رکھ

میں اپنے جامۂ صد چاک سے بہت خوش ہوں
کبھی عبا و قبائے خرد نہیں مانگی

وہ ہمیں ہیں کہ تجھے تیر و کماں بخشے تھے
اور اب ڈھونڈتے پھرتے ہیں پناہ بھی تیری

اور معیار رفاقت کے ہیں ایسا بھی نہیں
جو محبت سے ملے ساتھ اسی کے ہو لوں

اس سے پہلے کہ بے وفا ہو جائیں
کیوں نہ اے دوست ہم جدا ہو جائیں

دل بھی پاگل ہے کہ اس شخص سے وابستہ ہے
جو کسی اور کا ہونے دے نہ اپنا رکھے

وہ جو راستے تھے وفا کے تھے، یہ جو منزلیں ہیں سزا کی ہیں
مرا ہمسفر کوئی اور تھا، میرا ہمنشیں کوئی اور ہے

سنا ہے بولے تو باتوں سے پُھول جھڑتے ہیں
یہ بات ہے تو چلو بات کر کے دیکھتے ہیں

دیکھو تو بیاض شعر میری
اک حرف بھی سرنگوں نہیں ہے

بظاہر ایک ہی شب ہے فراقِ یار مگر
کوئی گزارنے بیٹھے تو عمر ساری لگے

فیض گیا اب تم بھی چلے تو کون رہے گا مقتل میں
ایک فراؔز ہے باقی ساتھی، اس کو بھی اپنے ساتھ کرو

تیری قربت کے لمحے پُھول جیسے
مگر پھولوں کی عمریں مختصر ہیں

ایسا گم ہوں تیری یادوں کے بیابانوں میں
دل نہ دھڑکے تو سنائی نہیں دیتا کچھ بھی

رات کیا سوئے کہ باقی عمر کی نیند اُڑ گئی
خواب کیا دیکھا کہ دھڑکا لگ گیا تعبیر کا

غرور اس کا بھی کچھ تھا جدائیوں کا سبب
کچھ اپنے سر میں بھی شاید ہوا زیادہ تھی

جدائیاں تو مقدر ہیں پھر بھی جان سفر
کچھ اور دُور ذرا ساتھ چل کے دیکھتے ہیں

انتخاب: پروفیسر عبدالصمد قریشی

تحریر: مکرم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت درویش

حضرت مسیح موعود اور رفقاء کی پیاری یادیں

حضرت مصلح موعود، مرزا بشیر احمد صاحب اور میر محمد اسماعیل صاحب کی نوازشات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی بارش میری پیدائش سے پہلے شروع ہو چکی تھی۔ میرا نام حضرت اقدس مسیح موعود نے رکھا۔ میں یکم رمضان 1320ھ بروز یکشنبہ 21 نومبر 1903ء بوقت دس گیارہ بجے رات پیدا ہوا۔ میرے والد حضرت میاں فضل محمد صاحب (ہرسیاں والے) مجھے حضرت اقدس کی خدمت میں لے گئے آپ گورداسپور میں کچہری میں ایک شیشم کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے۔ میرے بڑے بھائی کا نام دریافت فرمایا۔ ابا جان نے عرض کیا عبدالغفور۔ حضرت اقدس نے میرا نام عبدالرحیم تجویز فرمایا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی دو صفات غفور، رحیم کو دو بھائیوں کے ناموں میں یکجا کر دیا۔

حضرت مسیح موعود کی وفات کا لگتا تھا بہت بڑا واقعہ ہوا ہے۔ بہت لوگ جمع تھے قطار در قطار لوگ کھڑے تھے۔ میرے والد صاحب نے مجھے گود میں لے کر سر سے اونچا کر کے فرمایا تھا کہ یہ مقدس چہرہ دیکھ لو مجھے یاد ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا تھا۔

1917ء یا 1918ء میں محلّہ دارالفضل میں دکان کھولی مگر زیادہ کامیابی کی اُمید نہ تھی اس لئے پھر قادیان کے عین مرکز میں حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب کے مکان میں، احمدیہ چوک کے جنوبی طرف بازار میں، سامنے والی دکان کرایہ پر لے کر کام شروع کیا۔ ہر کام سیکھنے اور آگے بڑھنے کا بہت شوق تھا۔ مٹھائی بنانے کا کام سیکھا۔ گرمیوں میں سوڈا واٹر اور سردیوں میں مٹھائی فروخت کرتا۔ پھر آئس کریم بنانے کا خیال آیا ایک بڑی مشین خرید لی۔ آئس کریم بنانے کا خیال آنے کی وجہ یہ تھی کہ ایک دن نمازِ ظہر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ ہندو ملائی برف بیچنے کے لئے زور زور سے آوازیں لگاتے ہیں جس سے نماز میں خلل ہوتا ہے۔ پھر حضور نے ملائی برف خریدنے سے منع فرمایا تاکہ بیچنے والے اُدھر کا رُخ کرنا چھوڑ دیں میں نے دل میں ارادہ کیا کہ میں یہ کام کروں گا اور نماز کے وقت کا خیال رکھوں گا۔ لاہور سے آئس کریم بنانے والی مشین خرید لایا اور دارالفضل میں تعلیم الاسلام ہائی سکول اور بیت نور کے سامنے دکان لی۔ دکان کا افتتاح اس طرح کیا کہ حضور کی دعوت کی خوب اچھی لذیذ آئس کریم بنا کر پیش کی حضور نے فرمایا۔

’’پنجاب میں سب سے پہلے اس کام کو کرنے والے احمدی......آپ ہیں۔‘‘

آپ نے کام میں برکت کے لئے دعا بھی کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس قدر برکت ہوئی کہ حد بیان سے باہر ہے۔ جس قدر شکر کروں کم ہے۔

ڈاکٹر سیّد غلام غوث صاحب کی دکان کرایہ پر لے کر سولہ سال کام کیا پھر اس کے بالکل سامنے بیت مبارک چوک میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی دکان کرایہ پر لے کر کام کیا۔ تاوفات یہ دکان آپ کے پاس رہی قریباً 46 سال۔ اب ن

ایک بار کھیل میں حضرت مصلح موعود کے مدمقابل ٹیم میں شامل تھا۔ حضور سے بال چھیننے میں جھجک گیا تو حضور نے فرمایا۔

’’میاں اگر لحاظ کرو گے تو کھیل نہ سکو گے۔‘‘

ایک دفعہ گرمیوں میں آپ کا بلاوا ملا میں کام کر رہا تھا۔ اُسی طرح اُٹھا اور چل دیا خیال تھا کہ دروازے پر کوئی ملازم آئے گا حضور کا پیغام دے جائے گا وہاں پہنچا تو حضور خود دروازے پر تشریف لے آئے۔ اپنی حالت کا خیال کر کے گھبرا گیا منہ سے بات نہ نکل رہی تھی حضور نے بھی اندازہ لگا لیا بڑی شفقت سے فرمایا۔ میاں! آپ نے چھ بوتلیں بھیجیں اور میری خوشنودی کی خاطر زیادہ ایسنس ڈال دیا اب چھ کم ایسنس کے ساتھ بنا کر بھیجیں۔ حضور ہمیشہ مجھے میاں یا میاں عبدالرحیم کہہ کر بلاتے تھے۔

یہ واقعہ اُن دنوں کا ہے جب مستریوں کا فتنہ شروع ہوا تھا عبدالکریم اور مستری فضل کریم نے سلسلے سے بگاڑ پیدا کر لیا تھا۔ قادیان میں سردار تیندر سنگھ تھانیدار متعین تھا چوکی ہوزری میں ہوتی تھی۔ ہوزری دارالفتوح میں شیخ نور احمد صاحب کے مکان میں ہوا کرتی تھی۔ ایک دن صبح ہی ایک سپاہی مجھے ملا اور کہا کہ بھائی جی آپ کو سردار صاحب بلاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا کام ہے تو اس نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ سردار صاحب کے پاس پہنچا تو اُس نے کہا:

’’میاں عبدالرحیم آپ مستریوں کا سامان اُٹھا کر لے گئے ہیں۔‘‘

میں نے جواب دیا ابھی تو میں یہاں آپ کے پاس ہوں۔ آپ میرے گھر چلے جاویں اور تلاشی لے لیں اگر سامان برآمد ہو تو بات کریں۔ وہ سوچ میں پڑ گیا قلم منہ میں ڈال کر بیٹھ گیا پھر کہا اچھا آپ جائیں اگر ضرورت ہوئی تو پھر بلا لیں گے۔ اس اثناء میں کسی نے حضور کو بتا دیا کہ میاں عبدالرحیم کو تھانیدار نے بلایا ہے۔ آپ نے اُسی وقت اپنے پرائیویٹ سیکرٹری جناب عبدالرحیم صاحب درد کو بھیجا کہ جا کر معلوم کریں کیا بات ہوئی ہے۔ روزانہ نت نئے واقعات ہوا کرتے تھے مگر جماعت کے ایک عاجز فرد کے لئے آپ کا اس طرح فکر کرنا اچھا لگا اور میں نے ایک روحانی سرور کے ساتھ دل سے حضور کو دعائیں دیں۔

حضور کی ذرہ نوازی کا ایک واقعہ ذہن میں آ رہا ہے۔ میری عادت تھی کہ حضور جب کہیں باہر سے قادیان تشریف لاتے ضرور استقبال کے لئے حاضر ہوتا۔ ایک دفعہ میں شدید بیمار تھا حضور دھرم سالہ یا غالباً منالی سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ استقبال کے لئے نہ جا سکنے کا ملال مجھے بستر پر کھا رہا تھا۔ میری اس حالت پر خدا تعالیٰ نے رحم کھایا اور شفا دی مگر بے حد نقاہت تھی خان صاحب کی کوٹھی تک پہنچا جماعت کے کافی احباب وہاں جمع تھے امیر مقامی حضرت مولوی شیر علی صاحب بھی وہاں کھڑے تھے میرے پاس سائیکل تھا۔ (اس وقت قادیان میں میں تیسرا تھا جس کے پاس سائیکل تھا غربت اور سادگی کے اُس زمانے میں سائیکل بھی قابل ذکر نمایاں چیز تھی) امیر صاحب نے فرمایا میاں دیر ہو رہی ہے جا کر پتہ کرو حضور کب تک تشریف لائیں گے۔

امیر صاحب کو میری بیماری کا غالباً علم نہیں تھا۔ مگر اُن کے اس طرح فرمانے سے جسم میں توانائی محسوس ہوئی۔ سائیکل پر بیٹھا نہر سے آگے سٹھیالی کے پل سے کوئی دو میل دور تھا کہ کار نظر آ گئی۔ حضور کے ڈرائیور مکرم قریشی نذیر احمد صاحب پسر مکرم قریشی محمد عامل صاحب کی رومی ٹوپی سے پہچان لیا۔ کہ کار حضور کی ہی ہے۔ اطلاع دینے کی خاطر سائیکل موڑا اور تیزی سے چلانے لگا۔ مگر کار کی رفتار کا مقابلہ کرنا مشکل تھا۔ نذیر احمد صاحب نے بتایا کہ حضور نے اس طرح سائیکل موڑ کر تیز چلانے والے کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہے۔

قریشی صاحب ہمارے پڑوس میں رہتے تھے اچھی طرح پہچانتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ عبدالرحیم ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کار کی رفتار کم کر لیں۔

قریشی صاحب نے بتایا کہ مجھ پر اس ذرہ نوازی کا بہت اثر ہوا۔ ایک چھوٹا سا لطیفہ بھی ہو گیا۔ جب میں واپس آیا تو امیر صاحب نے پوچھا کیا خبر ہے؟ تو جلدی سے میرے منہ سے نکلا۔

حضور ٹھیکری والے کی جماعت سے مباحثہ کر رہے ہیں۔ دراصل مجھے مصافحہ کہنا تھا۔ میری بدحواسی پر سب ہنس دیئے۔

میرا طریق تھا کہ جب دکان پر کوئی مشہور خاص چیز تیار ہوتی تو گاہکوں کی آگاہی کے لئے بورڈ پر چاک سے اشتہار لکھ دیتا۔ اشتہار کے لئے اللہ تعالیٰ مجھے دلچسپ اچھوتے جملے سجھاتا۔ اس طرح نہ صرف میری تیار کی ہوئی چیزیں مشہور ہوئیں۔ میرے بورڈ پر اشتہار بھی گاہکوں کو روک لیتے، کئی یادگار واقعات ہوئے۔

ایک دن دکان کے بورڈ پر میں نے چاک سے لکھا ’’ہمارا دعویٰ ہے کہ فالودہ ہم سے بہتر کوئی نہیں بنا سکتا‘‘ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد وہاں سے گزرے حسب معمول میرے بورڈ کو پڑھا اور اپنے دفتر چلے گئے۔ پھر مجھے دفتر میں بلایا۔ اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا:-

’’میاں! بعض الفاظ مخصوص ہوتے ہیں۔‘‘

میں سمجھ گیا کیونکہ میرے دل میں بھی کھٹک ہوئی تھی واپس آ کر اوپر کے الفاظ ’’ہمارا دعویٰ ہے‘‘ مٹا دیئے۔ سبحان اللہ ادب اور احترام سکھانے کا کیسا پُرحکمت طریقہ تھا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد میری نوجوانی کی عمر سے اچھی طرح جانتے اور بہت شفقت فرماتے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ بلا کر فرمایا: ’’میاں آپ صاحب اولاد ہیں جائیداد بنانے کی طرف توجہ دیں‘‘ چنانچہ میں نے آپ کے فرمان سے پس انداز کرنا شروع کیا اور کافی جائیداد بنا لی۔

میں جس دکان میں کام کرتا تھا وہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی ملکیت تھی۔ مختار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تھے۔ ایک دفعہ دکان کے کرایہ پر بات ہو رہی تھی جو مجھے زیادہ لگ رہا تھا، پہلے کم تھا پھر چھ روپے ہو گیا تھا۔ آپ نے مجھے سمجھایا کہ کرایہ مناسب ہے۔ آپ کے سمجھانے کا انداز بہت اچھا تھا۔ فرمایا اگر آپ کو کرایہ زیادہ لگ رہا ہے تو نیلام کر دیتے ہیں جو زیادہ کرایہ دے اُس کو دے دیں گے، اب اڈا بن جانے کی وجہ سے بہت زیادہ کرایہ مل سکتا ہے اور میاں میں جانتا ہوں آپ کو خدا نے ایسا دماغ عطا کیا ہے کہ اگر ایک بورڈ تحریر کریں (بطور اشتہار) تو شہر کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک آپ کے پُرلطف و جاذب بورڈ پڑھنے لوگ آ جاتے ہیں جس سے بکری میں ماشاء اللہ اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح مجھے بورڈ لکھنے پر داد بھی مل گئی۔

میری اہلیہ صاحبہ نے بیان کیا کہ ربوہ کے ابتدائی زمانے کی بات ہے ایک رات دس بجے کے قریب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایک خادم کے ہمراہ ہمارے گھر تشریف لائے اور ایک لحاف دے کر فرمایا کہ مجھے فرصت نہیں ملی اب خیال آیا کہ بچے سردی میں نہ سوئے ہوں۔ ابھی ربوہ پوری طرح آباد نہ ہوا تھا۔ راستے خراب تھے، اندھیرا تھا۔ ہاتھ میں لیمپ لے کر مخلوق خدا کی عملی ہمدردی کے لئے نکلے۔ میرے بیوی بچوں کا اس قدر خیال رکھنے پر دل سے دُعا نکلتی ہے۔

میں اپنے خطوط آپ ہی کی معرفت بھیجا کرتا تھا۔ میرے بیوی بچے بھی مجھے بھیجنے کے لئے خط آپ کو دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے میری اہلیہ سے فرمایا:-

’’میں تو آپ کا ڈاکیہ ہوں‘‘۔

ہمارے خاندان کے پاس آپ کے متعدد خطوط کے قیمتی خزانے ہیں ان میں اپنائیت کی جو خوشبو ہے اس کی ایک جھلک دیکھئے۔

’’لاہور میں الحمدللہ خیریت ہے آپ کے بچے کبھی کبھی ملتے رہتے ہیں اور خیریت سے ہیں۔ رمضان میں جو تعلیم القرآن کلاس لجنہ کی زیرنگرانی جاری ہوئی تھی۔ اس میں آپ کی دونوں لڑکیاں شامل ہوئی تھیں اور خدا کے فضل سے دونوں پاس ہو گئی ہیں۔

آپ کے والد صاحب اب کافی ضعیف ہو چکے ہیں اور قادیان کے کانوائے کے انتظار میں بیٹھے

ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اُن کے لئے یہی بابرکت ہے کہ اپنے بقیہ ایام زندگی قادیان میں گزاریں اور دعاؤں اور نوافل کے پروگرام میں حصہ لیں۔

میری طرف سے سب دوستوں کو سلام پہنچا دیں۔" مرزا بشیر احمد

ابتدائی درویشی کے زمانے میں مکرم جناب حفیظ خان صاحب ویرووال والے قادیان تشریف لائے تو میں نے اُن کے ہاتھ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے لئے لنگر خانہ کی روٹیاں اور دار الحمد کی لوکاٹ تحفۃً بھجوائی۔ ساتھ رقعہ لکھا کہ تبرک قبول فرما کر دُعاؤں سے نوازیں اور کچھ میرے گھر میں اپنے ہاتھ سے بھجوا دیں، اُن کے لئے دُہرا تبرک ہوگا۔ حضرت میاں صاحب کا بہت اچھا جواب ملا۔ آپ نے لکھا "چند روٹیاں اور تھوڑی لوکاٹ آپ کے گھر بھجوادی ہیں، کچھ لوکاٹ راستہ میں خراب ہوئیں کچھ بارڈر والوں نے تبرک سمجھ کر رکھ لی۔ جو کچھ حصے میں آیا بھجوا دیا۔ تبرک میں مقدار کا سوال نہیں ہوتا"۔ سبحان اللہ کیا علم و معرفت کا نکتہ ہے۔ آپ نے میرے اہلِ خانہ کو تبرک بھجواتے وقت جو مکتوب تحریر فرمایا وہ بھی ہمارے پاس محفوظ ہے۔

"عزیزہ مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ

امید ہے آپ کی والدہ صاحبہ خیریت کے ساتھ ربوہ واپس پہنچ چکی ہوں گی۔ کل شام کو عبدالحفیظ خاں صاحب جو دو دن کے پرمٹ پر قادیان گئے تھے واپس پہنچے ہیں ان کے ہاتھ آپ کے والد صاحب نے تین روٹیاں لنگر خانہ کی اور کچھ لوکاٹ اور ایک دیگچی اور کچھ کپڑے بھجوائے ہیں۔ روٹیاں میں نے احتیاطاً خشک کرالی ہیں تا کہ بُس نہ جائیں اور زیادہ دیر تک رہ سکیں۔ میں حامل ہٰذا کے ہاتھ آپ کو لوکاٹ اور روٹیاں بھجوا رہا ہوں۔ باقی چیزیں عبدالحفیظ صاحب چند دن تک خود اپنے ساتھ لائیں گے شاید ایک دو کپڑے غلام قادر صاحب و عطاء اللہ صاحب ولد سراج الدین صاحب مؤذن کے بھی ہیں بہرحال یہ سب چیزیں عبدالحفیظ خاں صاحب کے پاس ہی ہیں وہی آپ کو پہنچائیں گے میں صرف تین عدد روٹیاں اور کچھ لوکاٹ بھجوا رہا ہوں۔ لوکاٹ کچھ زیادہ تھے۔ مگر بارڈر پر اکثر روک لیا گیا۔ تفصیل غالباً آپ کے والد صاحب نے بھی آپ کو لکھ دی ہوگی۔"

حضرت صاحبزادہ صاحب کی غریب پروری اور شفقت کا ایک عجیب واقعہ لکھ رہا ہوں۔ قادیان میں شیرا پونچھی بیمار ہوا یہ ایک درویش تھا۔ بغرض علاج لاہور بھجوا دیا گیا مگر وہ جانبر نہ ہو سکا۔ مکرم حافظ محمد اعظم صاحب کی معرفت لاہور کی جماعت نے تجہیز و تکفین کے لئے ربوہ بھیجا۔ اُن دنوں مَیں ربوہ میں تھا۔ آپ نے مجھے گلے لگا کر اتنی اپنائیت سے افسوس کیا کہ الفاظ سے بیان نہیں ہوسکتا۔ آپ نے اس سے پہلے علاج اور خبر گیری پر اس طرح توجہ مرکوز رکھی تھی جیسے آپ کو اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔ پھر جنازہ آیا تو آپ نے کندھا دیا اور ہم سے اس طرح سلوک کیا جیسے اُس کے عزیز رشتہ دار ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اعلیٰ علیّین میں جگہ دے۔ شیرا پونچھی بڑا خوش نصیب نکلا۔ مولا کریم مغفرت کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

میں ایک دفعہ لدھیانہ گیا۔ لدھیانہ میں ایک لائبریری تھی جس میں میونسپل کمشنر پادری ویری کی کتب تھیں وہ دینِ حق اور احمدیت کا شدید دشمن تھا۔ ہندوؤں نے کتب کو تلف کرنے کے لئے فروخت کر دیا جو سینکڑوں من وزنی تھیں میں نے قریباً دو بوری کتابیں چھانٹ لیں۔ ان میں دو کتب کا ذکر کرتا ہوں ایک تو انجیل تھی جو 1826ء کی شائع شدہ تھی۔ میں نے قادیان آ کر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے نام تحریر کیا کہ جماعت کے کام آنے والا لٹریچر لدھیانہ میں فروخت ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر اسی انجیل کا حوالہ دیا۔ آپ کا جواب آیا کہ اگر اتنی پرانی انجیل ہے تو میرے لئے بھی خرید لیں۔ میں نے اس خط کو نعمت غیر مترقبہ خیال کیا اور بذریعہ رجسٹرڈ پارسل کتاب بھجوادی۔ آپ کا دعاؤں اور شکریہ کا خط ملا جس پر اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر کیا۔

خاکسار کے بورڈ کی تحریر کا ذکر حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے گھر میں بھی ہوتا تھا۔ یہ بات سید فضل شاہ صاحب (سکنہ نواں پنڈ) نے بتائی۔ آپ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے خاص خدمت گزار تھے۔ کھانا بہت مہارت سے پکاتے تھے۔ بہت پُرخلوص، دیانتدار اور نرم طبیعت کے مالک تھے۔ آپ نے ایک دفعہ مجھے بتایا کہ بھائی ایک عجیب بات ہے جب بھی کسی دعوت پر احباب اکٹھے ہوتے ہیں حضرت میاں صاحب یہ بات ضرور دہراتے ہیں کہ ہمارے میاں عبدالرحیم صاحب کو خدا نے عجیب ملکہ بخشا ہے۔ جب بھی کوئی چیز بناتے ہیں اُس کی اس انداز میں تعریف بورڈ پر تحریر کرتے ہیں کہ لُطف آ جاتا ہے، ہر بار نئے سے نیا فقرہ دلکش الفاظ ہوتے ہیں۔ یاد آنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کھانے پر کوئی نہ کوئی چیز آپ کی بھجوائی ہوئی ضرور ہوتی ہے۔ آئس کریم تو قریباً روزانہ ایک سیر بچوں کے لئے منگوائی جاتی ہے۔

سید فضل شاہ صاحب کی ایک اور بات یاد آئی۔ ایک دفعہ حضرت نواب محمد علی صاحب کو اپنے باغ کے آم کو ٹلے بھجوانے تھے میں پندرہ سولہ سال کا تھا۔ میری والدہ صاحبہ سے آپ نے کہا میاں عبدالرحیم کو بھجوا دیں۔ گھوڑے پر بٹالہ جا کر آم بلٹی کر آئے۔ فضل شاہ صاحب کو ساتھ بھیجا۔ ہم راتوں رات بٹالہ گئے۔ علی الصبح بلٹی کر کے واپس قادیان دس بجے کے قریب پہنچ گئے۔ ہماری زندگی کو خدا تعالیٰ نے کیسے کیسے بزرگوں سے جوڑ دیا۔ یہ سب اُس کا احسان ہے، اُس کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ معمولی سے ہُنر کی کہاں کہاں قدر ہوئی۔ الحمد للہ۔

ایک دفعہ یوں ہوا کہ حضرت سیدہ ام طاہر نے حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کے ساتھ میری دکان پر سوڈا واٹر پیا۔ حضرت سیّدہ نے فرمایا "سوڈا واٹر تو اس کا اچھا ہے"۔

شاہ صاحب نے کہا۔

خود بھی اچھے ہیں ان کا سوڈا واٹر بھی اچھا ہے۔

اور یہ بات میں آپ کا بھائی ہونے کے ناتے سے نہیں بلکہ بحیثیت ناظر امور عامہ کہتا ہوں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب خاکسار سے دوستانہ بلکہ برادرانہ سلوک رکھتے تھے۔ باوجود ہر لحاظ سے بلند مرتبہ ہونے کے آپ کے مزاج میں خاکساری اور دوست نوازی تھی۔ مجھے جب کوئی فیصلہ کرنا ہوتا آپ سے مشورہ کرتا۔ ایک دفعہ عید کا دن تھا۔ میں نے بورڈ پر لکھا:-

"لو بیٹا ایک روپیہ، آج عید ہے عبدالرحیم سے گلاب جامن لے آؤ۔"

حضرت میر صاحب پڑھ کر بہت ہنسے۔ دادِ تحسین عطا کی پھر فرمایا آپ کے پاس ایک روپیہ ہے؟ میں نے روپیہ نکال کر پیش کر دیا۔ آپ نے روپے کا نوٹ فریم کی کیل پر ٹانگ کر فرمایا:-

"میاں عبدالرحیم اب آپ کا بورڈ ہر جہت سے مکمل اور مؤثر ہوگیا ہے"

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی غریب نوازی اور معجزانہ مسیحائی کا ایک واقعہ ہے۔ میری اہلیہ آمنہ بیگم کی بہن مہر بی بی صاحبہ ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ میں رہتی تھیں جن کا جبڑا اپنی جگہ سے ہل گیا۔ زیادہ ہنسنے یا اُباسی لینے میں منہ جو کھلا تو کھلا رہ گیا۔ بے حد تکلیف تھی۔ وہ لوگ اُنہیں سیالکوٹ نارووال وغیرہ میں دکھاتے رہے مگر فائدہ نہ ہوا۔ میں نے حضرت میر صاحب سے ذکر کیا تو فرمایا کہ 48 گھنٹے میں ٹھیک ہو جائے تو اچھا ہوتا ہے بعد میں تو خطرہ ہوتا ہے کہ درست ہو یا نہ۔ پھر فرمایا اچھا اُس کو اپنی دکان (واقعہ احمدیہ چوک) میں لے آئیں۔ میں حضرت اماں جان سے ملنے جا رہا ہوں اُن کو دیکھ بھی لوں گا۔ میں نے یہی کیا۔ وہ اندر بیٹھی تھیں نماز کا وقت ہوا میں نے بیت الذکر کا رُخ کیا۔ اتنے میں حضرت میر صاحب تشریف لے آئے مجھے آوازیں دیں۔ میں موجود نہ تھا اور مریضہ بول نہ سکتی تھی۔ اس لئے جواب نہ ملا۔ آپ واپس چلے گئے۔ میں نے آپ سے صورت حال عرض کی تو فرمایا میرے مکان "الصفہ" لے آئیں آپ نے اپنے شمالی صحن میں باغ میں بٹھایا۔ اب دیکھئے اُن کا طریقۂ علاج ایک دوپٹہ لے کر دونوں ہاتھوں پر لپیٹ کر جبڑے کو اچانک ایک جھٹکا دیا۔ جبڑا اپنی جگہ پر فٹ ہوگیا۔ آپ نے پوچھا اب ٹھیک ہے بول سکتی ہو۔ اُس نے بول کر جواب دیا "جی"۔ آپ نے بولنے سے منع فرمایا اور وہی دوپٹہ ٹھوڑی کے نیچے سے چکر دے کر سر پر باندھ دیا اور فرمایا دو دِن تک یہ بالکل بات نہ کریں۔ ایک کٹورے میں چمچ رکھ دیں جب ضرورت ہو بجا کر کسی کو بلالیں۔ اللہ کا کرم دیکھئے کہ مریضہ بالکل ٹھیک ہوگئیں۔

اسی طرح میرا بچہ عزیزم عبدالباسط آٹھ سال کا ہوا تو شدید بیمار ہوگیا۔ ٹائیفائیڈ اور نمونیہ ہوگیا۔ ڈاکٹر بھائی محمود صاحب اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کا علاج کروایا مگر شامتِ اعمال بیماری طول پکڑتی گئی۔ میں از حد پریشان تھا۔ میرا بچہ بہت خوش الحانی سے قرآن پاک پڑھتا تھا میں یہی واسطہ دے کر اُس کی زندگی مانگتا۔ حضور کو بار بار دُعا کے لئے لکھتا کبھی بیت میں روزے داروں کو دُعا کی درخواست کرتا کبھی دکان کے بورڈ پر دردمندانہ دُعا کی اپیل لکھتا۔ میں اپنے محسن اور دِلی دوست حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے پاس گیا۔ آپ گھروں پہ آ کر مریض نہ دیکھتے تھے۔ فرمایا بچے کو ہسپتال لے جائیں میں وہیں آ کر دیکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا اور دوا میں شفا رکھی تھی...... بفضل الٰہی بچہ صحت یاب ہوا اور مربی سلسلہ بن کر ساری زندگی خدمت دین میں گزاری۔ اللہ تعالیٰ اس طرح بھی دُعائیں سنتا ہے۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب بالعموم بڑے جلسوں اور مناظروں کے مہتمم و منتظم ہوتے تھے جلسہ کے اعلان سے بھی قبل اس کے متعلق بتا دیا کرتے تھے۔ موٹر، بس وغیرہ میں سفر کرنے سے آپ کوفت محسوس کرتے اس لئے مجھے فرماتے کہ ہم ٹانگے میں جائیں گے اسی تعلق سے آپ مجھے 'رفیقِ سفر' کے نام سے یاد فرماتے۔

1948ء کے ابتدائی دنوں کی بات ہے ایک صاحب نے بتایا کہ ایک سکھ کے پاس سلسلہ کی کچھ کتابیں ہیں جو وہ فروخت کرنا چاہتا ہے مگر اُس کا پتہ جو بتایا وہاں جانا بہت خطرناک تھا۔ میں نے معذرت کی اور کہا کہ کتب یہاں لے آئیں میں خرید لوں گا۔ مگر وہ سکھ نہ مانا۔ کسی نہ کسی طرح وہاں پہنچا تو کتابیں دیکھ دیکھ کر عجیب ملے جلے جذبات کی کوئی حد نہ رہی وہ کتابیں حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی سے لائی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔ میں نے سوچا ان کو ہر قیمت پر خریدنا ہے وہ سکھ بڑا ہشیار تھا بھانپ گیا اور مروجہ قیمت سے دس گنا زیادہ قیمت بتائی۔ میں نے بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اُس کو منہ مانگی قیمت ساٹھ روپے ادا کر کے خرید لیں۔ اُن میں ایک بخاری شریف تھی۔ خوبصورت مجلد، سنہری نام لکھا ہوا تھا جو لجنہ اماء اللہ قادیان نے حضرت بی بی ناصرہ بیگم (بنت حضرت مصلح موعود) کی شادی خانہ آبادی کی تقریب سعید کے موقع پر تحفہ دیا تھا۔ کیا یہ کتابیں ردّی میں جانے کے قابل تھیں؟ میں کیسے گوارا کر سکتا تھا کہ اُن سے ہاتھ کھینچ لوں کہ قیمت زیادہ ہے اور وہ ردّی میں بیچ دیتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ توفیق بھی دی کہ یہ کتب مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب کے ہاتھ عزیزہ محترمہ کو بھجوا دیں۔ تسلی بھی کر لی تھی کہ حفاظت سے کتب اُن تک پہنچ گئی ہیں جو میری طمانیت کا باعث ہوا۔

☆......☆......☆......☆......☆

مکرم شیخ نسیم صاحب

شذرات۔اخبارات ورسائل کے مفید اقتباسات

زلزلوں کے اسباب

علامہ ابتسام الٰہی ظہیر قدرتی آفات کی وجوہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

1۔آزمائش

2۔گناہوں کی کثرت

اس ضمن میں لکھتے ہیں ۔قرآن مجید نے گناہوں اور آفات کے باہمی تعلق کومختلف مقامات پر واضح کیا ہے۔سورۃ شوریٰ کی آیت نمبر 30 میں ارشاد ہوا۔’’ اور جو مصیبت تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہارے ان اعمال کی وجہ سے ہے جوتمہارے ہاتھوں نے کمائے ہیں اور وہ بہت سے قصوروں سے درگزر کرتا ہے۔‘‘اس طرح سورۃ روم کی آیت نمبر 41 میں ارشاد ہوا’’خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہوگیا لوگوں کے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے تاکہ اللہ ان کوان کے کئے بعض کاموں کا مزہ چکھائے شاید کہ وہ واپس پلٹ جائیں۔‘‘ان آیات سے یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ **انسانوں کے گناہوں کے نتیجے میں معاشرے آفات کا شکار ہوجاتے ہیں**۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان اقوام کا بھی ذکر کیا جو اپنے گناہوں کی وجہ سے تباہ ہوگئیں۔

آج اگر ہم اپنے گردو پیش دیکھیں **تو ہمارے معاشرے میں اقوام سابق والی تمام برائیاں موجود ہیں**۔بداعتقادی کی کیفیت یہ ہے کہ ستارہ پرستی سے لے کر جادوٹونے تک قوم مختلف قسم کے توہمات میں پھنسی ہوئی ہے۔بےحیائی کا چلن عام ہے،جسم فروشی کا دھندہ عروج پر ہے،قسم قسم کے جنسی جرائم وجود میں آچکے ہیں،معصوم بچے بھی بداخلاقی سے محفوظ نہیں۔کاروباری معاملات میں اللہ اوراس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کو پامال کیا جارہا ہے۔شراب کی خریدو فروخت اور سودی لین دین کے ذریعے فوائد حاصل کئے جارہے ہیں۔ریس کے جوئے سے کرکٹ پر شرطیں باندھنے تک بڑے پیمانے پر احکام شریعت کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ان حالات میں اگر ہمارا معاشرہ آفات کا شکاراور ہمارا ملک مسائل کی دلدل میں دھنسا ہوا ہے تواس میں اچنبھے والی بات کون سی ہے۔اگرہم ان آفات سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں کم ازکم تین تدابیر اختیار کرنا ہوں گی۔

الف۔توبہ......

ب۔اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا......

ج: پرہیزگاری اختیار کرنا......

رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ امت مسلمہ کے لئے بہترین نمونہ ہے۔آپ فرد کی زندگی سے لے کر سماج کی زندگی تک اور معاشرتی معاملات سے لے کر ریاستی معاملات تک ہمارے لئے عمدہ مثال کی حیثیت رکھتے ہیں۔آپ کے طریقے سے انحراف کی وجہ سے امت مسلمہ اور بالخصوص پاکستان بحرانوں کا شکار ہے۔اللہ تعالیٰ سورہ نور کی آیت نمبر 63 میں ارشاد فرماتا ہے۔’’ پھر جولوگ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی آزمائش یا دردناک عذاب آجائے۔‘‘ان ساری آفات سے بچنے کے لئے ہمیں آپ ﷺ کی غیر مشروط اتباع کرنا ہوگی۔سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 21 میں ارشاد ہوا’’ آپ کہہ دیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوتو میری پیروی کرو،اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا‘‘

(روزنامہ دنیا 28/اکتوبر 2015ء)

اس کریکٹر کے ساتھ

جاوید چوہدری اپنے کالم میں لکھتے ہیں۔

آپ ہم مسلمانوں کا کریکٹر ملاحظہ کیجئے واقعہ کربلا کے برسوں بعد کوفہ کے چند علماء کرام حضرت زین العابدین کے پاس آئے اورآپ سے پوچھا ’’حضرت یہ فرمایئے گا کیا ہم مسلمان مچھر مار سکتے ہیں‘‘آپ نے اداس لہجے میں جواب دیا’’آپ کیسے لوگ ہیں آپ نے حضرت امام حسینؓ کو کربلا میں شہید کردیا لیکن مچھر مارنے کے لئے فتویٰ تلاش کررہے ہیں‘‘ہم آج بھی ایسے ہی ہیں ہم بڑے سے بڑا ظلم کرتے ہوئے ایک سیکنڈ نہیں سوچتے،اس ملک میں دس برسوں میں پچاس ہزار بے گناہ لوگ ماردیئے گئے،کسی نے کسی سے نہیں پوچھا لیکن ہم آج بھی پولیو کی ویکسین کے لئے فتوے تلاش کررہے ہیں،ہم ہر سال غم حسینؓ بھی مناتے ہیں اور مسلمان ہونے کے باوجود کسی دوسرے مسلمان کو عزت سے زندگی بھی نہیں گزارنے دیتے،حضرت امام عالی مقام نے فرمایا تھا’’میرے لئے موت کی آغوش کسی فاسق شخص کے ساتھ زندگی بسر کرنے سے ہزار درجے بہتر ہے‘‘۔لیکن ہم لوگ فاسقوں کے ساتھ بھی رہتے ہیں اور خود کو حضرت امام حسین کا غلام بھی کہتے ہیں **ہم شمر جیسی ظالمانہ زندگی گزارتے ہیں لیکن عزت حضرت امام حسینؓ جیسی چاہتے ہیں** ہم کیسے لوگ ہیں؟ کیا ہم اس کریکٹر کے ساتھ دنیا اور آخرت میں اللہ کی مہربانی کے حق دار ہوسکتے ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس 23/اکتوبر 2015ء)

نہ ہی ہمارے معاشرے

جاوید چوہدری لکھتے ہیں۔

مجھے اکثر اوقات اپنا معاشرہ ’’مشرک‘‘ دکھائی دیتا ہے کیوں؟ کیونکہ ہم روزانہ کی بنیاد پر وہ فیصلے کرتے ہیں جس کا اختیار اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف اپنے ہاتھ میں رکھا ہے مثلاً ہم میں سے کون کتنا صاحب ایمان ہے یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کرے گا نبی اکرمؐ کے دور میں بھی مدینہ کے منافقوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اور اللہ ہی کے حکم سے ان کی مسجد گرائی گئی تھی لیکن ہم جب چاہتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں منافق ڈکلیئر کردیتے ہیں،اسے کافر قرار دیتے ہیں،اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حساب کے لئے حشر تک کی مہلت دے رکھی ہے،ہمیں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا،ہمیں حشر کے میدان میں کھڑا کیا جائے گا،ہمارا نامہ اعمال کھولا جائے گا اور پھر جب زمین آگ کا گولہ بن چکی ہوگی اور روئے ارض پر زندگی کی کوئی علامت باقی نہیں ہوگی تو ہمارا رب اس وقت ہمارے ایمان کا فیصلہ کرے گا،وہ اس وقت یہ اعلان کرے گا،کون کتنا منافق تھا،ہمارا رب یہ سوچ کر ہمیں حشر تک مہلت دیتا ہے کہ شاید ہماری کوئی ایک نیکی ہزاروں لاکھوں سال بعد اتنی بڑی ہوجائے کہ وہ ہمارے کفر،ہماری منافقت ہمارے ظلم،ہمارے گناہوں اور ہماری غلطیوں کو نگل جائے اور ہم اپنی اس چھوٹی سی نیکی کے بدلے جنت کے حق دار ہوجائیں لیکن ایک اللہ اور رسولؐ کو ماننے والے اسی اللہ اور اسی رسولؐ کے نام پر جب چاہتے ہیں **اور جس کو چاہتے ہیں کافر قرار دے دیتے ہیں،اسے منافق ڈکلیئر کردیتے ہیں اور اسے بے ایمان کا خطاب دے دیتے ہیں،کیا یہ شرک نہیں**،کیا یہ اللہ تعالیٰ کے اس اختیار کو اپنے ناپاک ہاتھوں میں لینے کی جسارت نہیں جسے ہمارا رب بھی حشر کے دن استعمال کرے گا،اگر یہ شرک ہے تو کیا پھر ایک دوسرے کو منافق،بے ایمان اور کافر قرار دینے والے لوگ مشرک نہیں ہیں اور اگر ہم ہیں تو کیا پھر اللہ تعالیٰ ہم پر ربیع الاول اور محرم کے مہینوں میں خوف نہیں اتارے گا؟اور ہم پر اللہ تعالیٰ خوف بھی اتار رہا ہے اور اس خوف میں ہر سال اضافہ بھی کررہا ہے اور ایک اور بات!جوقوم اور جولوگ اکیسویں صدی میں بیٹھ کر چودہ سو سال پرانے وہ تنازعے حل کرنے کی کوشش کریں جنہیں اس دور کے اماموں نے بھی اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا تھا تواس قوم پر خوف نہیں اترے گا تو کیا اترے گا۔

دنیا اس دن ہمارے معاشروں کو اسلامی سمجھے گی جس دن شیعہ سعودی عرب میں بے خوف ہوکر عاشورہ منائیں گے اور سنی ایران میں حضرت عمر فاروقؓ کا یوم شہادت منائیں گے،اس سے پہلے ہم مسلمان ہیں اور نہ ہمارے معاشرے اسلامی۔

(روزنامہ ایکسپریس 27/اکتوبر 2015ء)

بھارت میں صفائی کی صورتحال

(محمد اظہار الحق کے کالم سے اقتباس)

امریکی نیشنل اکیڈمی آف سائنس کی تحقیق کی رو سے بھارتیوں کی اکثریت گھروں میں بیت الخلاء نہیں رکھتی۔باہر کھلے میں بول و براز کرنے سے کیڑے اور بیکٹیریا چمٹ جاتے ہیں اور کئی قسم کے انفیکشن ہو جاتے ہیں۔یوں انتڑیاں کمزور ہوجاتی ہیں۔اقوام متحدہ (یونی سیف) بتاتی ہے کہ ایک لاکھ سترہ ہزار بھارتی بچے ہر سال پیچش سے مرتے ہیں۔یہاں ایک دلچسپ بات بتاتے چلیں۔ بھارتی مسلمانوں میں بچوں کی شرح اموات،ہندوؤں سے کم ہے۔اس کی وجہ یہ نہیں کہ مسلمان امیر ہیں۔وجہ یہ ہے کہ مسلمان دیہات میں بھی،گھروں میں بیت الخلاء بناتے اور استعمال کرتے ہیں جبکہ ہندو بیت الخلاء کی موجودگی میں بھی اس کا استعمال کم کرتے ہیں۔

اب جان ہاپکن یونیورسٹی کے سکول آف پبلک ہیلتھ کی رپورٹ ملاحظہ کیجئے۔یہ لوگ شمالی بھارت کے ایک گاؤں میں گئے۔یہاں معاشی حالات تسلی بخش تھے۔ایک گھر میں چھ بکریاں تھیں۔بھینس کا تازہ دودھ بھی میسر تھا۔ایک کمرہ غلے اور آلوؤں سے بھرا تھا۔گاؤں میں بجلی بھی تھی۔خوراک تسلی بخش تھی مگر بچے پھر بھی نحیف ونزار تھے،جیسے انہیں دق کی بیماری ہواس لئے کہ گاؤں کے کسی گھر میں بیت الخلاء نہ تھا!اب بھارتی معیشت دان سر پکڑے بیٹھے ہیں کہ اقتصادی اعداد وشمار بہتری دکھا رہے ہیں مگر بچوں کی شرح اموات وہی ہے اب وہ ہندو مذہب کا کیا مقابلہ کریں۔قدیم ہندو مذہبی کتابیں کہتی ہیں کہ بول و براز کے لئے گھروں سے باہر جاؤ!چینی آبادی کا ایک فیصد اس مقصد کے لئے گھروں سے باہر جاتا ہے۔بنگلہ دیش میں تین فیصد اور بھارت میں پچاس فیصد جی ہاں پوری آبادی کا نصف!

بھارت اس وقت خوراک اور روزگار پر 26 ارب ڈالر خرچ کررہا ہے اور سینٹری پر صرف چالیس کروڑ یہ نسبت ساٹھ اور ایک کی ہے!ہونا الٹ چاہئے۔

سٹینفرڈ (Stanford) یونیورسٹی ان دنوں بنگلہ دیش،کینیا اور زمبابوے میں اس امر پر تحقیق کر رہی ہے کہ لاغر ہونے کا کتنا تعلق صفائی اور حفظان صحت کے انتظامات سے ہے؟ یہ تحقیق 2016ء میں مکمل ہوگی مگر یہ تعلق پچاس فیصد سے کم نہ ہوگا!ایک اندازہ ہے کہ نوے فیصد بھی ہوسکتا ہے!مغربی ملکوں میں حفاظتی ٹیکے اور اینٹی بائیوٹک ادویات بعد میں ایجاد ہوئیں۔اس سے پہلے 1800ء کے لگ بھگ صفائی،نالیوں اور بیت الخلاء کا نظام جدید خطوط پر تعمیر ہو چکا تھا۔اس سے صحت پر مثبت اثرات پڑے۔سائنس دان اس بات پر متفق ہیں کہ **بچوں کی زندگی اور بڑوں کا قدوقامت،دونوں کا تعلق ماحول کی صفائی سے ہے**۔ایک اور تحقیقی رپورٹ نے مسلمان بچوں کی کم شرح اموات پر مزید روشنی ڈالی ہے۔

مسلمان غریب ہیں مگر اپنی ثقافت اور پردہ داری کے لحاظ سے،گھروں میں بیت الخلاء تعمیر کرتے ہیں اور پھر استعمال بھی کرتے ہیں۔ساتھ والا گھر بھی مسلمان کا ہے۔وہاں بھی یہی انتظام ہے۔اس سے جراثیم اور بیکٹیریا کی تعداد ان کی پوری آبادی میں کم ہوجاتی ہے۔اس کے مقابلے میں ہندو آبادیوں میں،جہاں بول و براز کے علاوہ غسل بھی باہر کرنے کا رواج ہے،فضلہ اور غلاظت ماحول پر چھائے رہتے ہیں۔چنانچہ مسلمان شیر خوار بچوں کے زندہ رہنے کا امکان،ہندو بچوں کی نسبت سترہ فیصد زیادہ ہے۔

بھارت کے کسی شہر میں فضلے اور غلاظت سے نمٹنے کے خاطر خواہ انتظامات موجود نہیں،مگر ہندوؤں کے مقدس شہر بنارس کی حالت بدترین ہے۔کروڑوں ہندو گنگا کے گھاٹ پر نہاتے ہیں۔یوں 75 ملین لٹر گندگی ہر روز،دریا میں شامل ہوتی ہے۔یہیں،اکثریت باہر کھڑے ہوکر دانت بھی صاف کرتی ہے،شہر کا سیوریج پلانٹ صرف بیس فیصد فضلے سے نمٹ سکتا ہے،باقی گنگا میں جاتا ہے یا اردگرد کے ندی نالوں اور تالابوں میں۔بنارس کی آبادی کا کثیر حصہ پانی بھی اس دریا کا پیتا ہے۔آدھا بھارت گندا پانی پی رہا ہے!!

(روزنامہ دنیا 19/اکتوبر 2015ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 122153 میں Mulikat

بنت Mohammed قوم...... پیشہ درزی عمر 62 سال بیعت 1986ء ساکن Ekiti ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20 مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Mulikat گواہ شد نمبر 1۔ Noor Ddeen S/o Jubreel گواہ شد نمبر 2۔ A,Waheed S/o Olakipupo

مسل نمبر 122154 میں Aminah

زوجہ Ojediran قوم ...... پیشہ تجارت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mowe ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 40 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Aminah گواہ شد نمبر 1۔ Razaq S/o Abd Rasheed گواہ شد نمبر 2۔ Ahmad S/o Abdul Raheem

مسل نمبر 122155 میں Mariam Amoke

زوجہ Kilani قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت 2005ء ساکن Ilemowu ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار Naira 200 ماہوار بصورت Benifits مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Mariam Amoke گواہ شد نمبر 1۔ Kilani S/o Abdugafar گواہ شد نمبر 2۔ Islaka S/o Oleniran

مسل نمبر 122156 میں Nurat

زوجہ Odubajo قوم ...... پیشہ اکاونٹنٹ عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ijede ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 5 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 32 ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Nurat گواہ شد نمبر 1۔ Saheed S/o Mikail گواہ شد نمبر 2۔ Hassan S/o Akintola

مسل نمبر 122157 میں Hanat Oseni

زوجہ Oesni Isiaka قوم .... پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت 1996ء ساکن Idoloaun ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 10 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hanat Oseni گواہ شد نمبر 1۔ Isiaka S/o Oseni گواہ شد نمبر 2۔ Sirajudeen S/o Bakare

مسل نمبر 122158 میں Alhaja Nusirat

زوجہ Adebiyi قوم .... پیشہ کاروبار عمر 67 سال بیعت 1980 ساکن Offa ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 5 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار Naira ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Alhaja Nusirat گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Waheed S/o Olaoipupo گواہ شد نمبر 2۔ Sirajudeen S/o Bakare

مسل نمبر 122159 میں Alhaja Rashidat

بنت Raji قوم..... پیشہ ریٹائرڈ عمر 52 سال بیعت 1992ء ساکن Offa ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira300 ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ajhaja Rashidat گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Waheed S/o Oladipupo گواہ شد نمبر 2۔ Sirajudeen S/o Bakare

مسل نمبر 122160 میں Lateeat Oluwatosin

بنت Najeem Odeyemi قوم...... پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Saabo Ilaro ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 Naira ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Lateeata Oluwtosin گواہ شد نمبر 1۔ Sirajrdeen S/o Bakare گواہ شد نمبر 2۔ A.Waheed S/o Oladiupo

مسل نمبر 122161 میں Aminat

زوجہ Muftau Balogun قوم...... پیشہ استاد عمر 45 سال بیعت 1997 ساکن Iyesi Lagos ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر ادیئگی 2 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Aminat گواہ شد نمبر 1۔ Razaq S/o Abd Rasheed گواہ شد نمبر 2۔ Yusuf S/o A.Awwal

مسل نمبر 122162 میں Raliat Oyetunji

زوجہ Hamidullah Oyuetunji قوم .... پیشہ تجارت عمر 65 سال بیعت 1980ء ساکن Ojokoro ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5 جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 6 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Raliat Oyetunji گواہ شد نمبر 1۔ Adisa Airat S/o Gbadamosi گواہ شد نمبر 2۔ Gbadegestn S/o Omope

مسل نمبر 122163 میں Medinat Olayinka

زوجہ Olayinka قوم...... پیشہ نرسنگ عمر 42 سال بیعت 1998ء ساکن Inisa ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Medinat Olayinka گواہ شد نمبر 1۔ Mufatau S/o Owayinka گواہ شد نمبر 2۔ Abdul Azeez Akram S/o Ben Salah

مسل نمبر 122164 میں Rizkat Abdul Kareem

زوجہ Abdul Kareem قوم...... پیشہ تدریس عمر 40 سال بیعت 2001ء ساکن Ila Oangun ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8 جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 40 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 40 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Rizkat Abdul Kareem گواہ شد نمبر 1۔ Mubark S/o Alahuden گواہ شد نمبر 2۔ Taofikat S/o Salahudeen

مسل نمبر 122165 میں Balqis

زوجہ Trimsiy Shitty قوم .... پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت 2003ء ساکن Oke Oluokum ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27 فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار Naira ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل۔ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Balqis گواہ شد نمبر 1۔ Alh.Salahudeen S/o Ahmad گواہ شد نمبر 2۔ Trimsiy S/o Shittu

☆............☆............☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم احسان الرحمٰن بسراء صاحب واقف زندگی مرحوم باب الابواب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے نواسے علیم احمد واقف نو ابن مکرم مختار احمد گل صاحب آف لاہور نے بفضل اللہ تعالیٰ 4سال 10ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ کو حاصل ہوئی۔تقریب آمین محلّہ باب الابواب شرقی ربوہ میں منعقد ہوئی۔ خاکسارہ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور محترمہ امۃ القیوم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ باب الابواب شرقی ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اس بچے کو قرآن کریم پڑھنے سمجھنے اور اس پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق دے اور عہد خلافت کو بہترین طور پر نبھانے والا وجود بنائے۔آمین

کھلاڑیوں کا اعزاز

مورخہ 3تا6جنوری2016ء LUMS میں سالانہ سپورٹس فیسٹیول منعقد ہوا۔اس فیسٹیول میں کل 10ورزشی مقابلہ جات تھے جن میں پاکستان بھر کے کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء شامل ہوئے۔نظارت تعلیم کے تحت ادارہ جات اور ربوہ کے مقامی کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیموں نے بھی اس میں حصہ لیا۔اور ربوہ کی والی بال کی ٹیم نے اپنے تمام میچز جیتے اور فائنل میں ایک دلچسپ مقابلہ کے بعد LSE یونیورسٹی لاہور کی ٹیم کو ہرا کر گولڈ میڈل حاصل کیا۔نیز ٹیم کے ایک کھلاڑی عزیزم تنویر احمد کو بہترین کھلاڑی کا ایوارڈ بھی ملا۔ (نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب سڈنی آسٹریلیا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب اسماعیلہ کھاریاں ضلع گجرات بعمر 95سال چند ہفتہ قبل گر گئی تھیں۔اب دوسری دفعہ کولہے کا جوڑ ٹوٹ گیا ہے۔آپریشن ہو چکا ہے۔عارضہ قلب اور دیگر عوارض میں بھی مبتلا ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم رانا عبدالقدیر طاہر صاحب احمد آباد سٹیٹ ضلع عمر کوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم رانا حبیب احمد صاحب کے کولہے کی ہڈی گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ آپ کو شوگر ہے نیز بینائی نہیں ہے۔میر پور خاص میں آپریشن کامیابی سے ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم ڈاکٹر نسیم احمد خان صاحب باب الابواب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی کے خسر مکرم خادم حسین صاحب زرگر گزشتہ تین ماہ سے جسم کے بائیں حصے میں فالج اور پراسٹیٹ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔بڑھاپے کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح خاکسار کے ہم زلف مکرم رفیق احمد صاحب لندن بیمار ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے رحم و فضل کے ساتھ سب بیماروں کو کامل شفایابی سے نوازتے ہوئے صحت و تندرستی والی لمبی عمر دے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

AMA کے اجلاسات

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب جنرل سیکرٹری احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

AMA سرگودھا کا اجلاس مورخہ 11دسمبر 2015ء کو اور AMA فیصل آباد کا اجلاس مورخہ 13دسمبر2015ء کو منعقد ہوا۔اجلاسات میں مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب صدر AMA اور خاکسار شامل ہوئے۔ممبران کو شرائط بیعت اور خلیفۂ وقت کے ارشادات کی روشنی میں خدمت انسانیت،مال،وقت،جذبات اور علم کی قربانی کی طرف توجہ دلائی گئی۔نیز امارت اور ذیلی تنظیموں کو تعاون کی درخواست کی گئی۔فیصل آباد کے اجلاس میں محترم شیخ مظفر احمد صاحب ظفر امیر ضلع نے بھی شمولیت کی اور نصائح سے نوازا۔اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

ولادت

مکرم کاشف اقبال ڈوگر صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 16دسمبر2015ء کو بیٹے کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت رغیبہ اقبال نام عطا فرمایا ہے۔جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔نومولودہ مکرم چوہدری ظفر اقبال ڈوگر صاحب ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر حال U.K کی پوتی اور مکرم مظفر احمد پڈھیار صاحب سب انسپکٹر پولیس آف صابو پڈھیار ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ ذکیہ رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیق جنجوعہ صاحب وڑائچ ٹاؤن فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے والد محترم محمد صدیق صاحب پٹواری مورخہ 5جنوری2016ء کو وفات پا گئے۔ مورخہ 6جنوری کو آپ کی نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے چونڈہ میں پڑھائی اور تدفین چونڈہ میں ہوئی ناظر صاحب نے ہی قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔مرحوم 20/اپریل1930ء کو پیدا ہوئے اور 1960ء میں بیعت کی۔آپ پر جوش داعی الی اللہ تھے۔آپ کو زعیم مجلس انصاراللہ جماعت کھرپہ،سیکرٹری مال و نگران حلقہ انصاراللہ خدمات کی توفیق ملی۔کبھی حالات کا شکوہ زبان پر نہ لائے اپنی اولاد کی نیک تربیت کی۔آپ کے ایک بیٹے مکرم احمد حسنی جنجوعہ صاحب جرمنی میں جماعت ہناؤ میں زعیم مجلس انصاراللہ کی ذمہ داریاں بجا لا رہے ہیں۔دوسرے بیٹے مکرم محمد امین جنجوعہ صاحب زعیم مجلس انصاراللہ چونڈہ ہیں۔ ایک نواسے مکرم سہیل رضا جنجوعہ صاحب مربی سلسلہ ہیں اور دو پوتے مکرم برہان احمد کاشف جنجوعہ صاحب اور مکرم اعجاز احمد سمران جنجوعہ صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی میں زیر تعلیم ہیں۔آپ نے اپنے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے پسماندگان کو آپ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ویسٹرن ساؤتھ کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد کاہلوں صاحب دارالیمن وسطی حمد ربوہ مورخہ یکم جنوری2016ء کو بعمر 65سال طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں وفات پا گئیں۔مورخہ 3جنوری کو بعد نماز ظہر بیت مبارک ربوہ میں مکرم منیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری نعیم احمد باجوہ صاحب امیر جماعت کوگو کنشا سانے دعا کروائی۔مرحومہ نماز باجماعت کی پابند،تہجد گزار،تلاوت قرآن کریم کی عادی،مہمان نواز،ملنسار،غریب پرور،بہت بہادر اور نڈر تھیں۔خطبات باقاعدگی سے سنتیں اور جماعتی رسائل کا مطالعہ کرتیں۔آپ کو عرصہ نو سال صدر لجنہ اماء اللہ ٹھروہ منڈی ضلع سیالکوٹ خدمت کی توفیق ملی۔دعوت الی اللہ شوق سے کرتیں۔وفات سے چند روز قبل مکرم سیکرٹری صاحب مال کو گھر بلا کر وصیت کا حساب مکمل ادا کرنے کے بعد اضافی بھی ادا کیا۔مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں خاوند، ایک بیٹی مکرمہ فرزانہ نواز صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حبیب صاحب جرمنی، دو بیٹے، خاکسار، مکرم سفیر احمد ثاقب صاحب کینیڈا دو پوتے، ایک پوتی اور نواسی یادگار چھوڑی ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

بقیہ از صفحہ 1: مجلس عاملہ انصاراللہ یوکے

قائد عمومی: مکرم محمد محمود خان صاحب
ایڈیشنل قائد عمومی: مکرم مظفر احمد چٹھہ صاحب
قائد تجنید: مکرم محمود علی مرزا صاحب
قائد دعوت الی اللہ: مکرم شکیل احمد صاحب
ایڈیشنل قائد دعوت الی اللہ:
(1)مکرم عبدالودود خان صاحب
(2)مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب
قائد تربیت: مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ
ایڈیشنل قائد تربیت: مکرم ندیم الرحمٰن صاحب
قائد تعلیم: مکرم مبارک احمد چیمہ صاحب
قائد تعلیم القرآن: مکرم دبیر احمد بھٹی صاحب
قائد تربیت نومبائعین: مکرم محمد عادل ظفر صاحب
قائد مال: مکرم چوہدری عبدالمنان اظہر صاحب
ایڈیشنل قائد مال: مکرم منصور قمر صاحب
قائد تحریک جدید: مکرم عبداللطیف رانا صاحب
قائد وقف جدید: مکرم خالد محمود عامر صاحب
قائد ایثار: مکرم فیاض احمد ملہی صاحب
ایڈیشنل قائد ایثار: مکرم مظفر حسین صاحب
قائد اشاعت: مکرم منیر احمد راجہ صاحب
ایڈیشنل قائد اشاعت: مکرم محمد اسحٰق ناصر صاحب
قائد ذہانت وصحت جسمانی: مکرم طلعت وسیم راجہ صاحب
آڈیٹر: مکرم میاں منصور منان صاحب
معاون صدر: مکرم عامر انیس صاحب
معاون صدر: مکرم بوکاری ٹومی کالون صاحب
معاون صدر: مکرم رفیع احمد بھٹی صاحب
زعیم اعلیٰ بیت الفضل: مکرم محمود احمد صاحب
(صدر مجلس انصاراللہ یوکے)

مورچری کی سہولت

احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری یعنی میت کو سردخانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت/صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

وہ شہر جو دوسرے ممالک میں بستے ہیں

ملیلا اینڈ کیوٹا۔ سپین

(Melilla and Ceuta)

ملیلا اور کیوٹا سپین کے دو خود مختار شہر ہیں۔ اگرچہ ان دونوں شہروں میں بسنے والے باسیوں کی شہریت کا تعلق سپین سے ہے، لیکن یہ دونوں شہر بحیرۂ روم کے کنارے واقع ملک مراکش میں پائے جاتے ہیں۔ سپین اور مراکش بحیرۂ روم کے کناروں پر آمنے سامنے واقع ہیں۔ اسی وجہ سے ان دونوں شہروں کو سپینش افریقہ بھی کہا جاتا ہے۔ کیوٹا شہر 18 مربع کلومیٹر پر محیط ہے اور 82 ہزار نفوس پر مشتمل یہ شہر یکم جنوری 1668ء سے سپین کی عملداری میں ہے، جبکہ اس سے متصل شہر ملیلا 72 مربع کلومیٹر پر محیط ہے اور یہاں پر بھی بسنے والوں کی تعداد 78 ہزار کے لگ بھگ ہے۔ دونوں شہروں کو سپین نے 1995ء میں اپنا خود مختار شہر قرار دیا تھا۔ دونوں شہروں میں مسلمانوں کی کافی بڑی تعداد آباد ہے۔

کیلینن گراڈ اوبلاسٹ۔ روس

(Kaliningrad Oblast, Russia)

کیلینن گراڈ صوبہ (اوبلاسٹ) روس کا ایک ایسا انتظامی حصہ یا صوبہ ہے جس کی جغرافیائی حدود اپنے مرکزی ملک روس سے علیحدہ ہیں۔ اس کے جنوب میں پولینڈ، مشرق اور شمال میں لیتھونیا اور مغرب میں بحیرۂ بالٹک واقع ہے۔ تاریخی طور پر یہ خطہ 1945ء میں دم توڑنے والی ریاست پرشیا کا مشرقی حصہ تھا اور یہاں پر جرمنی کی حکومت تھی۔ بعد ازاں دوسری جنگ عظیم میں اس پر سوویت یونین کا قبضہ ہوگیا اور پھر سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد یہ روس کا حصہ بن گیا۔ تقریباً 9 لاکھ 40 ہزار کی آبادی والے اس صوبے میں اکثریت روسی زبان بولنے والوں کی ہے صوبے کا رقبہ 15 ہزار مربع کلومیٹر ہے۔

کیلینن گراڈ معاشی طور پر روس کا انتہائی تیز رفتاری سے ترقی کرتا صوبہ ہے۔

پوائنٹ رابرٹس، واشنگٹن۔ امریکا

Point Roberts, Washington

پوائنٹ رابرٹس کا علاقہ بنیادی طور پر امریکہ کی ریاست واشنگٹن کے قصبے واٹ کام کا حصہ ہے، لیکن پوائنٹ رابرٹس تک پہنچنے کیلئے کینیڈا کی حدود میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ یہ سرسبز علاقہ کینیڈا کے صوبے برٹش کولمبیا میں جزیرہ نما تسا واسن کے انتہائی جنوب اور 22 میل کی دوری پر وینکور شہر کے قریب واقع ہے۔ 12.65 مربع کلومیٹر پر محیط اس شہر کی آبادی محض 1300 نفوس پر مشتمل ہے۔ کم آبادی کے باعث شہر میں صرف ایک پرائمری سکول ہے۔ تاہم سیکنڈری سکول کے طلباء روزانہ بس میں 45 منٹ کا سفر کر کے کینیڈا سے گزرتے ہوئے واشنگٹن کے سرحدی علاقے بلائیں پڑھنے جاتے ہیں۔ اسی طرح پوائنٹ رابرٹس میں ہسپتال، ڈینٹسٹ، فارماسیوٹیکل سٹور وغیرہ نہیں ہیں اور چونکہ امریکہ کی گورنمنٹ کینیڈین ڈاکٹروں سے کرائے گئے علاج کو انشورنس کور نہیں دیتی، لہٰذا یہاں سے مریض بھی واشنگٹن جا کر علاج کرواتے ہیں، جو انہیں خاصہ مہنگا پڑتا ہے۔

جبرالٹر۔ برطانیہ Gibraltar,

جبرالٹر جو جبل الطارق کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے، برطانیہ کا سمندر پار اہم دفاعی نوعیت کا علاقہ ہے۔ جبرالٹر کا ساحلی حصہ برطانیہ سے دور جزیرہ نما آئبیریا کے جنوب اور آبنائے جبرالٹر کے ساتھ بحیرۂ روم کے داخلی مقام پر پھیلا ہوا ہے۔ بحیرۂ روم تین جانب سے یورپ، ایشیا اور افریقہ سے گھرا ہوا ہے اور صرف اس مقام سے کھلا ہوا ہے جہاں پر آمنے سامنے سپین اور مراکش ہیں اور اسی مقام پر جبل الطارق واقع ہے اور یہیں پر بحیرہ روم، بحیرہ اوقیانوس میں جا گرتا ہے، جبکہ شمال میں جبل الطارق یا جبرالٹر کی سرحدیں سپین کے صوبے اندلسیہ سے ملتی ہیں۔ 6.8 مربع کلومیٹر پر محیط اس علاقے کی آبادی 32 ہزار ہے۔ 1913ء سے برطانیہ کی عملداری میں شامل اس علاقے پر سپین بھی اپنی ملکیت کا دعویدار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ علاقہ برطانیہ اور سپین کے مابین کافی عرصے سے وجہ تنازعہ بنا ہوا ہے۔ کئی مواقع پر سپین سے ملحق اپنی سرحد بند کر چکا ہے۔ تاہم اس وقت یہ سرحد کھلی ہوئی ہے اور سیاحوں کی آمدورفت لگی رہتی ہے۔

کابندا۔ انگولا (Cabinda, Angola)

تین لاکھ نفوس پر مشتمل کابندا کا علاقہ براعظم افریقہ کے جنوب میں واقع ملک انگولا کا صوبہ ہے، جو مکمل طور پر انگولا سے علیحدہ ہے۔

یہ جغرافیائی لحاظ سے جنوب اور مشرق میں ڈیموکریٹک ری پبلک آف کانگو اور شمال میں ری پبلک آف کانگو سے ملا ہوا ہے، جبکہ اس کی مغربی سرحد بحیرۂ اوقیانوس سے ملتی ہے پٹرول اور دیگر معدنی وسائل سے بھرپور کابندا کا علاقہ اگرچہ اپنے پڑوسی ممالک کی جانب سے حق ملکیت کے حوالے سے متنازعہ قرار دیا جا چکا ہے۔ تاہم عالمی سطح پر اسے ابھی بھی انگولا ہی کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ صوبے کابندا کے اندر مقامی افراد کی جانب سے آزادی کی تحریک کافی فعال ہے اور گزشتہ چار دہائیوں سے یہاں امن وامان کی صورت حال ابتر تھی۔ تاہم 2006ء میں اقوام متحدہ اور دیگر یورپی اور افریقی ممالک کی جانب سے کرائے جانے والے امن معاہدے کے بعد امن وامان کی صورتحال میں بہتری آئی ہے۔

(سنڈے ایکسپریس یکم نومبر 2015ء)

ورزش بڑھاپے کے آثار کم کرنے کا باعث

امریکہ کی مسیسپی یونیورسٹی کی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ درمیانی عمر میں کم شدت کی ورزشیں بھی بڑھاپے کا باعث بننے والے خلیات کی رفتار کو سست کر دیتی ہیں۔ تحقیق کے دوران محققین نے ورزش سے ڈی این اے میں موجود کروموسوم کے ٹیلومیئر کی لمبائی پر مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔ یہ ڈی این اے کے اختتام پر ایک کیپ کی طرح ہوتے ہیں جن کی لمبائی یا مختصر ہونا بڑھاپے کی جانب سفر کی رفتار کا تعین کرتا ہے۔ تحقیق کے دوران 20 سے 84 سال کی عمر کے ساڑھے چھ ہزار افراد کے ڈیٹا کا جائزہ لیا گیا۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ جو لوگ جسمانی سرگرمیوں کو اپناتے ہیں ان میں ٹیلومیئر کی لمبائی ورزش سے دور بھاگنے والوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ کم از کم جسمانی سرگرمی یا ورزش سے ٹیلومیئر کی لمبائی میں کمی آنے کا امکان 24 فیصد جبکہ زیادہ سخت کرنے سے 52 فیصد تک کم ہو جاتا ہے۔ یہ خطرہ 40 سے 65 افراد میں سب سے کم ریکارڈ کیا گیا۔ محققین کا کہنا ہے کہ درمیانی عمر میں ورزش کرنا بہت اہمیت رکھتا ہے تاکہ بڑھاپے کے اثرات کو جسم سے زیادہ سے زیادہ وقت تک دور رکھا جا سکے۔ (روزنامہ آج 8 نومبر 2015ء)

ربوہ میں طلوع و غروب و موسم 23 جنوری

طلوع فجر	5:42
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	5:36
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	19 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	6 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23 جنوری 2016ء

7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جنوری 2016ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
10:05 am	لقاء مع العرب
11:40 am	جامعہ کانووکیشن
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جنوری 2016ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

پلاٹ برائے فروخت
محلہ دارالصدر شمالی ربوہ میں ایک پلاٹ نمبر 18/6 رقبہ دو کنال فروخت کرنا مقصود ہے۔
خواہشمند احباب درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔
رابطہ نمبر: 0333-6716596

ٹھنڈ کیا آئی ربوہ کی بستی میں لے جائیں گرم ورائٹی سستی میں
سیل۔ سیل۔ سیل
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-47-6212310
www.sahibjee.com

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
انٹرنیشنل موٹرز لاہور
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں

نئے سال کا کیلنڈر مفت حاصل کریں۔
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
0476212434, 6211434

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر یادگار روڈ ربوہ
0302-7682815:
0313-7682815: پروپرائیٹر: فرید احمد

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا سلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

FR-10